غزل

جناب سید حرمت الاکرام صاحب

حدودِ اوجِ معانی سے جب گذر جانا — تو اپنے حال پہ بھی اک نگاہ کر جانا
تمام عمر مرے عزمِ کار سے الجھی — وہ اک دعا جسے شرمندۂ اثر جانا
مری حیات کا انجام خواہ کچھ بھی ہو — تمہاری زلفوں کو آیا نہ کیوں سنور جانا
اس اک سوال نے کچھ اور دل دکھایا ہے — کہ اہلِ درد نے کیوں تم کو چارہ گر جانا
ہوئی جو لٹنے لٹانے کی آرزو پیدا — بڑے خلوص سے رہزن کو راہبر جانا
خفا ہے مجھ سے شعورِ وفا کی نیرنگی — کہ میں نے کیوں تری نظروں کو معتبر جانا
یہ وقت ہے نگہ و دل کی آزمائش کا — مرے قریب سے ہو کر ذرا گذر جانا
اسی مقام سے دشمن ہوئی خود اپنی نگاہ — قصور یہ ہے کہ اپنے کو باخبر جانا
مذاقِ دیدہ وری پر ہے کس قدر بھاری — یہ ایک کھیل کہ شبنم کو بھی گہر جانا
کہاں عیارِ طلب محض گرمیٔ رفتار — یہ کیا کہ گردشِ دوراں کو ہمسفر جانا

حریفِ کوہکنی میں بھی ہوں مگر حرمت
خود اپنے تیشہ سے آیا نہ مجھ کو مر جانا